رمضان المبارک کی آمد

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حدیث رسول کی رَوشنی میں رمضان کی آمد

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، کہ ایک بار پھر جیتے جی ہمیں رمضان المبارک کی برکتیں حاصل کرنے کا موقع نصیب ہونے والا ہے، ایک بار پھر رَحمتوں برکتوں کو سمیٹنے کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، کچھ ہی دنوں میں ہم پر رمضان المبارک کا عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، اس کی ہم آپ سب کو مبارکباد پیش کرتے اور اعمالِ صالحہ کی دعوت دیتے ہیں، اس مہینہ میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنّم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں، نیکیوں کا اجر وثواب بڑھادیا جاتا ہے، اس کی ہر رات میں مغفرت وبخشش کا اعلان ہوتا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے

افضل ہے، بدنصیب وبدبخت ہی اس ماہِ مبارک کی برکتوں سے محروم رہتا ہے، روزہ، تلاوتِ قرآنِ کریم، صدقات وخیرات، قیام واِستغفار پر مشتمل نیکیوں کے اس مَوسمِ بہار رمضان کریم کی آمد آمد ہے، جس کا مسلمانوں کو سارا سال انتظار رہتا ہے، جس طرح بندۂ مؤمن مہمان کی آمد پر گھر کو سجاتا، زَیب وزینت کرتا ہے، اس کے چہرے پر خوشیاں مچل رہی ہوتی ہیں، دل باغ باغ ہوتا ہے، مہمان کے لیے اپنی آنکھیں فرشِ راہ کیے رہتا ہے، اس سے کہیں زیادہ خوشی بندۂ مؤمن کو رمضان کی آمد پر ہوتی ہے، اس مبارک مہینے میں مسلمان آئندہ زندگی کو شریعت کے مطابق گزارنے کی تربیت اور اعمالِ صالحہ کی جدّوجہد کرتے ہیں، یہ مبارک مہینہ نیکیوں اور بھلائیوں کا مَوسم ہے، لہذا ہمیں بھی اس ماہِ مبارک میں گناہوں سے سچی توبہ کرکے، کثرت سے نیک اعمال انجام دینے ہیں، توبہ واعمالِ صالحہ پر اِستقامت کی دعا کرتے رہنا ہے، اللہ تعالی نے اس مبارک مہینے کو اعمالِ صالحہ، عبادات اور کثیر ثواب کی صورت میں فضائل سے خاص ومنفرِد فرمایا۔

محسنِ کائنات ﷺ نے فرمایا: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، للهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»[1] "تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آگیا ہے،

---

(١) "سنن النّسائي" كتاب الصيام، ر: ٢١٠٢، الجزء ٤، صـ١٣١، ١٣٢.

اللہ عزّوجلّ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں، اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنّم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، اور اس مبارک مہینے میں سَرکش شیاطین کوقَید کردیا جاتا ہے، اس ماہِ مبارک میں ایک رات اَیسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، تو جواس ماہِ مبارک کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقی محروم ہے"۔

محترم بھائیو! اس مہینہ کو غنیمت جان کر اعمالِ صالحہ کی کثرت کریں، گناہوں سے سچی تَوبہ کریں اور واجبات و مستحبات، قضا نمازوں اور حقوق العباد کی ادائیگی کا التزام کریں، رذائلِ اَخلاق وکردار سے دُوری اختیار کریں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کے ساتھ ساتھ ترجمہ وتفسیر بھی پڑھیں، سُود ورِشوت، ناجائز کاروبار، شراب نوشی جیسے جَرائم اور محرّمات کے ارتکاب، منہیّات ومکروہات سے اجتناب کریں، رمضان کریم کے ابتدائی دن رَحمتوں کے ہیں، درمیانی مغفرت کے، اور آخری جہنم سے آزادی کے ہیں، حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «وَهُوَ شَهرٌ أوّلُه رَحْمةٌ، وَأَوْسَطُه مَغْفِرةٌ، وَآخِرُه عِتقٌ مِّنَ النَّار»(۱) "رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رَحمت، درمیان حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنّم سے آزادی کا ہے"، لہٰذا رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی اپنا محاسبہ کریں؛ کہ ہم نے سال بھر کیا کھویا کیا پایا، اپنی مَوت کو یاد کریں، اِس رمضان کو بہتر گزارنے کا مصمّم ارادہ کرلیں، نئے عزم وحَوصلہ کے ساتھ عبادت واعمالِ صالحہ

---

(۱) "شعب الإيمان" باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، ر: ۳۶۱۱، ۳/ ۱۳۳۲.

کے لیے کمربستہ ہوجائیں، اور اللہ تعالیٰ سے عمل کی توفیق وکامیابی کی دعا بھی کریں۔

رمضان المبارک کی برکتیں

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین نے ہمیں ماہِ قرآن یعنی رمضان کا مبارک مہینہ عطافرماکر ہم پر بے حدوحساب اِنعام واِکرام فرمایا، اس ماہ کی برکتیں حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، اس ماہِ مبارک میں مسلمان زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن، صدَقات وخیرات اور قیامُ اللیل وتہجد وغیرہ کی برکتیں حاصل کرتے رہتے ہیں، اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے لیے اپنی رَحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، ربِ کریم نے اس ماہ میں ہماری اِصلاحِ باطن کے اَسباب مہیّا فرمائے ہیں، ہمیں اپنی اِطاعت وفرمابرداری کا حکم دیا ہے؛ تاکہ ہم اعمالِ صالحہ کے ذریعے اعلیٰ درَجات تک ترقّی پاسکیں، روزہ دار کو اللہ تعالیٰ بہترین جزاء سے نوازتا ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا: «يَقُولُ اللهُ تعَالَى: الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي!»[1] "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے، اور اِس کا بدلہ بھی میں خود ہی دُوں گا؛ اس لیے کہ میرا بندہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو صِرف میری خاطر چھوڑتا ہے!"۔ لہذا ہمیں رمضان شریف کی برکتوں رَحمتوں سے مستفیض ہونے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٤٩٢، صـ١٢٩١.

رمضان المبارک کی تیاری

عزیزانِ گرامی! رمضان المبارک میں ہمیں تلاوتِ قرآن، تراویح اور قیامُ اللیل، یعنی راتوں میں بھی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سَربسجود ہونے کی کوشش کرنی ہے؛ آقا کریم ﷺ نے رمضان المبارک میں تراویح وقیامُ اللیل کو مغفرت کے حصول، اور کثیر اَجر وثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[1] "جس نے ماہِ رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمّید سے قیامُ اللیل کیا، اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ یعنی جو مسلمان روزہ دار، فرائض وواجبات اور نمازِ تراویح، نوافل، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال میں وقت گزارتا ہے، اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ہم میں سے ہر ایک کو رمضان کے مبارک واَہم ترین لمحات، اعمالِ صالحہ وتلاوتِ قرآنِ کریم سے مزیّن کرکے بروزِ قیامت اپنی شَفاعت کا سامان کرنا ہے؛ تاکہ جنّت کے اعلیٰ درَجات اور عظیم ترین نعمتیں ہمارا مقدَّر ہوں، ربِ حنّان ومَنّان کی رِضا وخوشنودی حاصل ہو، نیز قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کی آیات میں غَور وفکر، اس کے مَعانی سمجھنے کی کوشش، اور اس کے اَحکام ونصیحتوں سے اِستفادہ بھی کریں، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) "صحیح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۳۷، صـ۹.

«الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَة، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهار، فَشَفِّعْنِي فِيه، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيه» "روزہ اور قرآنِ کریم بروزِ قیامت بندے کے لیے شَفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے ربِ کریم! میں نے تیرے بندے کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما! قرآنِ کریم کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعت اس کے حق میں قبول فرما" حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «فَيُشَفَّعَان»[1] "دونوں کی شَفاعت قبول کی جائے گی"۔

عزیز دوستو! رمضان کریم سَخاوت، راہِ خدا میں خرچ کرنے، مُواسات وغمخواری اور خیر وبھلائی حاصل کرنے کا بہترین مَوسم ہے، اس مہینہ میں حسبِ استطاعت جائز وحلال مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کریں، فقراء ومساکین کی مدد کریں، اُن کے لیے اِفطاری وضروری اَشیاء فراہم کریں، اسلام نے رمضان المبارک میں اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب دی ہے؛ کیونکہ اس ماہِ مبارک میں صدَقات وخیرات کا اَجر وثواب بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے، برکات کثیر ہوتی ہیں، ربِ کریم کے خزانوں سے رَحمتوں کی خاص بارش ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ر: ٦٦٣٧، ٢/ ٥٨٦.

أَجْوَدَ النَّاس، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ الله ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ»(۱) "رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جَواد و سَخی ہیں، آپ ﷺ کی سَخاوت سب سے زیادہ رمضان شریف میں ہوا کرتی، جب حضرتِ سیّدنا جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، اور وہ رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرکے قرآنِ کریم کا دَور کیا کرتے تھے، اُس وقت آپ ﷺ تیز ہَوا سے بھی زیادہ خیرات فرمایا کرتے"۔

اس ماہِ مبارک میں مستحقین کی مدد کرکے اُن کی ضروریات پوری کی جائیں، ان کے رنج وغم دُور کرنے کی کوشش بھی جائے، اس شخص کے لیے کامیابی ہے جس نے رمضان میں روزے، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ، اپنے مال سے صدَقات وخیرات کرکے فقیروں، مسکینوں اور ضرور تمندوں کی حاجت رَوائی کی، یقیناً سَخاوت اعمالِ صالحہ میں سے ایک نہایت اَہم عمل ہے، جہاں رمضان المبارک میں دیگر اعمالِ صالحہ پر بہت زیادہ اَجر وثواب عطا کیا جاتا ہے، وہیں کسی مسلمان روزہ دار کو اِفطار کرانا بھی بہت عمدہ وافضل نیکی ہے۔

حضرت سیّدنا زَید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ٦، صـ٢.

مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئاً»[1] "جو کسی روزہ دار کو اِفطار کرائے، اُسے بھی روزہ دار کی طرح اَجر و ثواب دیا جاتا ہے، اور روزہ دار کے اَجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی"۔

لہٰذا ہمیں بھی رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی کوشش کرنی ہے۔

روزہ کے اَحکام وآداب

میرے بزرگو ودوستو! روزوں کے اَحکام ومسائل کی معلومات حاصل کرنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے، لہٰذا علمائے ذی وقار سے مؤدِبانہ طَور پر مسائل پوچھیں، علمی محافل میں شرکت کریں، یا پھر مسائلِ رمضان پر لکھی کتب کا مطالعہ کریں، حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَا عَجَّلَ النَّاسُ الفِطرَ؛ لِأَنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارى يُؤَخِّرُوْن»[2] "جب تک لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے، دِین ہمیشہ غالب رہے گا؛ کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر سے اِفطار کرتے ہیں"۔

روزہ اِفطار کرنے میں جلدی سے مراد وقت سے پہلے اِفطار کرنا ہرگز نہیں، بلکہ وقت ہوجانے پر جلدی کرنا مقصود ہے، یعنی سورج غروب ہوجانے کے بعد اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آسمان پر ستارے ظاہر ہوجائیں، حضرتِ سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُفطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبلَ أَن يُصَلِّيَ، فَإِن

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب الصوم، ر: ٨٠٧، صـ٢٠١، ٢٠٢.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الصيام، ر: ٢٣٥٣، صـ٣٤٢.

لَم تكُن رُطَبَاتٌ فَعَلَى تمَرَاتٍ، فَإِن لَم تكُن، حَسَا حَسَوَاتٍ مِن مَاء»[1]
"رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چُھواروں یا کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، اگر وہ بھی نہ ہوتی تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے"۔

روزہ اِفطار کرنے کے بعد یہ دعا کریں؛ کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفطَرتُ»[2] "اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا، اور تیرے ہی رِزق سے اِفطار کیا"۔

حضراتِ گرامی قدر! غُسل کرنے، تیل، سُرمہ، خوشبو لگانے، کنگھی اور مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ اعمال جیسے عام حالات میں جائز ہیں، وَیسے ہی روزے کی حالت میں بھی جائز ہیں، حالتِ روزہ میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے باریک ذرّات حلق میں اُتر جاتے ہیں، اسی طرح پانی یا دیگر چیزیں بھی حلق سے اُتر جانے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کیا جائے، ہاں اگر خود بخود قَے آجائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ جان بُوجھ کر قَے نہ کی ہو؛ کہ حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ ذَرَعَهُ القَيءُ فَلَيسَ عَلَيهِ

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصيام، باب مَا يفطر عليه، ر: ٢٣٥٦، صـ٣٤٣.

(٢) المرجع السابق، باب القول عند الإفطار، ر: ٢٣٥٨، صـ٣٤٣.

قَضَاء، وَمَنِ استَقَاءَ عَمداً فَليَقْضِ»[1] "جسے روزے کی حالت میں بے اختیار قَے آجائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا، لہذا اس پر قضا بھی نہیں، اور جو جان بُوجھ کر قَے کرے اُس پر قضا لازم ہے"۔

اے اللہ! اس مبارک ماہ کے طفیل ہم سب پر اپنی برکتیں نازل فرما، ہمیں رمضان شریف کی قدر کرنے، تعلیماتِ اسلامیہ کے مطابق روزے رکھنے، تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کرنے، اس ماہِ مقدّس کے فیوض وبرکات سے اچھی طرح مستفیض ہونے، اور نیک اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنے کی توفیق، ہمت اور جذبہ عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب الصيام، ر: ٧٢٠، صـ١٨٢.

خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.